سوال

میں جب اپنی ہونے والی بیوی کی والدہ سے شھوت کے ساتھ مصافحہ کرلوں (یعنی میرے ہاتھ نے اس کے ہاتھوں سے لمس کیا یا پھر اس کے برعکس تواس سے شھوت پیدا ہوگئی) توکیا اس بنا پراس کی بیٹی سے میرا نکاح تو حرام نہیں ہوگا ؟ میں اس موضوع کے بارہ میں بہت جلد نصیحت کا محتاج ہوں ، میں نوجوان ہوں اوراخلاقیات کا محتاج ہوں ، کیونکہ مجھے ہروقت فاسد قسم کی سوچیں گھیرے رکھتی ہیں اور شھوت زیادہ ہے ، میں اگر صرف کسی عورت کودیکھ ہی لوں یا پھر غلطی سے اگرکوئی عورت مجھے چھولے تومیرے اندر شھوت پیدا ہوجاتی ہے ۔

جواب

الحمد للہ

آپ کا اپنی ہونے والی ساس کی طرف شھوت سے دیکھنا اس کی بیٹی سے نکاح میں مانع نہیں ہوگا ، اس لیے کہ بیٹی سے شادی کرنا اس وقت ممنوع ہوگا جب آپ اس کی ماں سے شادی کرکے دخول کرلیں ، اس کی دلیل اللہ تعالی کا مندرجہ ذيل فرمان ہے :

اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گودمیں ہیں ، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کرچکے ہو ، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں النساء (23) ۔

میرے بھائی ۔۔۔ لیکن میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالی کا تقوی اوراس خوف اختیار کریں ، اورنظر میں تساہل سے کام نہ لیں اس لیے کہ نظر کا معاملہ بہت ہی عظیم اورخطرناک ہے ، یہ ایسے شر اور برائی کا دروازہ ہے جس کی انتہاء نہیں ملتی ۔

علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان فرماتے ہیں :

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(نظر کے پیچھے دوبارہ نظر نہ دوڑا ، پہلی نظر تو تیرے لیے ہے لیکن دوسری نظر تیرے خلاف ہے) سنن ترمذی حدیث نمبر (2777) سنن ابوداود حدیث نمبر (2147) مسند احمد حدیث نمبر (1373) ۔

اور آپ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ جب بھی آپ دیکھیں شھوت آجاتی ہے اس کا سبب ہروقت جنسی معاملات میں سوچتے رہنا ہے ، اوراس میں کوئی شک نہیں کہ گندے اورفاسد وسائل اعلام اورذرائع ابلاغ کا اس میں بہت بڑا دخل اوراثر ہے ، جوکہ آج کل گندی اورفحش فلموں اورتصاویر اورعشق و محبت کے قصوں کا ملغوبہ بن چکے ہیں اورلوگوں کی شھوت کوانگیخت میں لانے کی کوشش کرتے ہیں ، تواس لیے مسلمان کوچاہیے کہ وہ اسی چيزوں سے بچے اورپرہیز کرے ۔

جی ہاں اس میں کوئی مانع نہیں کہ وہ اپنی اس شھوت کواس حلال طریقہ سے پوری کرے جواللہ تعالی نے اس کے حلال کیا ہے ، لیکن انسان اپنی زندگی میں شھوت کواپنا اوڑھنا بچھونا بنالے اورہروقت اسی کے بارہ میں سوچتا رہے یہ کسی بھی عقل مند کوزیب نہیں دیتا لھذا اس سے دور رہنا چاہیے ۔

آپ کے لیے ضروری ہے کہ یہ اپنے علم میں رکھیں کہ کوئی بھی اس دنیا میں رہنے کے لیے زندگی نہ گزارے کہ وہ مستقل یہیں رہے گا ، بلکہ یہ دنیا تو دارالعمل ہے اورانسان کی حیثیت اس میں ایک اجنبی جیسی ہے ۔

آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان میں غور توکریں جوکہ آپ نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کوفرمایا جبکہ وہ ایک نوخیز جوان تھے :

(تم دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی اجنبی ہو یا پھر کوئی مسافر) ۔

آپ اپنی ہمت کو بلند کریں جو اعلی اور بلند امور کے بغیر راضی ہی نہ ہو ، اور سب سے اعلی اور بلند امور اللہ تعالی کی رضامندی ، اور اس کی خوشنودی اور جنت کے حصول کی کامیابی ہے ، جب آپ کی ہمت بلند ہوگی تو آپ اپنے کو کوئی اور انسان پائیں گے ، اور جس مشکل سے اس وقت دوچار ہیں وہ بھی زائل ہوکر جاتی رہے گی ۔

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان پر عمل کریں :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو کوئی بھی شادی کی طاقت رکھے وہ شادی کرلے اور جس میں شادی کی طاقت نہیں اسے روزے رکھنے چاہییں اس لیے کہ یہ اس کے لیے ڈھال بنیں گے) ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (5065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400) ۔

آخر میں میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالی سے التجاء اور دعا کریں اس لیے کہ جو بھی دعا کرتا ہے وہ کبھی بھی خائب وخاسر نہیں ہوا ، اور اس کے ساتھ کوشش اور عزم اور اپنے نفس سے مجاھدہ بھی کریں اور اس گندے وسائل سے بالکل قطع تعلقی کرلیں اور اپنے دل کو اللہ تعالی کی محبت اور اس کے ملاقات کے شوق سے بھر لیں ۔

اللہ تعالی ہم سب کو علم نافع اور اعمال صالحہ اور خشوع وخضوع والا دل عنایت فرمائے اور ہماری دعا قبول فرمائے ۔

اے اللہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرما ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

26828